

ایک حیرت انگیز برکت

وعظ نمبر 3540

ایک واعظ

شائع شدہ: جمعرات، 30 نومبر، 1916

بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجن

مقام: میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیوٹنگٹن

بروز خداوند کا دن، 21 اپریل، 1872

"اور اُس کی خوشنودی کے سبب سے، جو جھاڑی میں رہتا تھا۔"

— استثنا 33:16 —

موسیٰ نے برکت دیتے ہوئے دنیا کو چھوڑا۔
یہ اُس کی حلم و بردباری کو ظاہر کرتا ہے
، کیونکہ بنی اسرائیل ساری زندگی اُس کے لیے بوجھ بنے رہے
مگر پھر بھی اُس کا آخری کلام برکت سے معمور تھا۔
، ہر قبیلہ کے لیے اُس کے پاس برکت تھی
حالانکہ تمام قبائل نے وقتاً فوقتاً
اُس کے دل کو غمگین کیا تھا۔

یہ کتنا خوبصورت نظارہ ہے
جب کوئی بزرگ اس جہان فانی کو چھوڑنے سے قبل
—برکتیں تقسیم کرتا ہے—
یہ احساس رکھتے ہوئے کہ
، زندگی کا سورج غروب ہونے کو ہے
اور اُس کے جاتے جاتے
—وہ اپنی میراث تقسیم کر رہا ہے—
ایک ایسی میراث جو برکتوں سے بھری ہوئی ہے۔

یہ زندگی سے رخصت ہونے کا
—سب سے حسین انداز ہے—
ایک ایسی برکت چھوڑ جانا
، جو پیچھے رہنے والوں کے لیے باعثِ تسکین ہو
جبکہ جانے والا خود
آنے والی برکت کی معموری میں داخل ہو رہا ہو۔

لیکن موسیٰ کی برکت اُس کی زندگی کے اختتام پر اس لیے حسین تھی کہ وہ اُس کی پوری زندگی کے تسلسل میں تھی۔ اگر وہ
اپنی زندگی لعنت بھیجتے ہوئے گزارتا، تو مرنے کے وقت برکت دینا نہ صرف نامناسب بلکہ گستاخی کے مترادف ہوتا۔ میں
ایسے شخص کی زبان سے مرتے وقت برکت کی خواہش نہیں کروں گا، جس کی زندگی کے اعمال میں کبھی برکت نہ پائی گئی
ہو۔ مگر موسیٰ کی پوری زندگی لوگوں کو برکت دینے میں گزری۔

وہ بنی اسرائیل کے لیے ایک شفیق باپ کی مانند تھا، اُس نے انہیں اپنے سینے سے لگایا، بارہا وہ اُن کے اور خداوند کے غضب
کے درمیان کھڑا ہوا۔ جب انتقام کی تلوار اُن کے خلاف کھینچی گئی، تو اُس نے شفاعت کر کے انہیں بچایا۔ اُس کے ذریعے بے
شمار برکتیں بنی اسرائیل پر نازل ہوئیں۔ کیا وہی اُس کا عصا نہ تھا، جس نے صَوْعَن کے میدان میں عجائب دکھائے؟ کیا وہی اُس
کا ہاتھ نہ تھا، جو بحرِ قلزم پر دراز ہوا، جس کے ذریعے خدا نے اپنی قوم کے لیے راستہ بنایا؟ کیا وہی عصا نہ تھا، جس نے
چٹان پر مارا، اور اُس میں سے پانی جاری ہوا؟ کیا وہی اُس کی زبان نہ تھی، جس کے ذریعے خدا نے انہیں من کی بارش کی
خوشخبری سنائی؟

شروع ہی سے اُس نے بنی اسرائیل کو برکت دی۔ وہ فرعون کے محل سے نکلا، اُس دولت و عزت کو ترک کیا جو اُس کی ہوسکتی تھی، تاکہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ شامل ہو، اور اُن کی جنگ لڑے۔ اُس نے مصری کو مارا اور اُس کی لاش کو ریت میں چھپا دیا۔ یہی سبب تھا کہ اُسے دربار سے جلاوطن ہونا پڑا، مگر جب وہ واپس آیا، تو اُسی پختہ عزم اور اُسی محبت کے ساتھ آیا۔

اے بھائیو! اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد تمہاری موت کے وقت تم سے برکت پائے، تو اپنی زندگی میں اُن کے لیے برکت بنو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے آخری الفاظ سننے کے لائق ہوں، تو تمہاری پوری زندگی دیکھنے کے لائق ہو۔ مرتے وقت برکت دینا ایک خوبصورت بات ہے، مگر ضروری ہے کہ وہ برکت تمہاری گزر جانے والی زندگی کے تسلسل میں ہو۔

اب ہم اُس خاص برکت پر غور کریں گے، جو موسیٰ نے یوسف کو دی۔ سب سے پہلے، ہم اُس برکت کو دیکھیں گے جو موسیٰ نے یوسف کے لیے چاہی، اور پھر اُس مخصوص انداز پر غور کریں گے جس میں اُس نے اُسے بیان کیا، اور جب ہم اس پر غور کر لیں گے، تو یہ ہماری خواہش ہو گی کہ یہی برکت یہاں موجود ہر ایک کو بھی ملے۔

—سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں

I.

وہ عظیم برکت جو موسیٰ نے یوسف کے لیے چاہی۔

خدا کی رضا—اُس کی خوشنودی، جو جھاڑی میں رہتا تھا۔" میں کسی بھی نیک شخص کی خوشنودی چاہوں گا، اور جتنا نیک وہ شخص ہو، اتنا ہی زیادہ میں اُس کی خوشنودی حاصل کرنا چاہوں گا۔ اگر اُس کی نیکی کا کوئی ظاہری فائدہ مجھے نہ بھی پہنچے، تب بھی میں چاہوں گا کہ وہ میرے بارے میں محبت و مہربانی سے سوچے، اور اُس کی خوشنودی میرے شامل حال ہو، خواہ مجھے اُس سے براہ راست کوئی فائدہ نہ پہنچے۔

کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ رات کو سوئے اور یہ احساس کرے کہ کسی شخص کے دل میں اُس کے لیے بدخواہی ہے۔ یقیناً بہتر یہی ہے کہ ہم ہمیشہ یہ محسوس کریں کہ ہم خود کسی کے لیے بدخواہی نہیں رکھتے، بلکہ ہماری نیک تمنائیں سب کے لیے ہیں۔

کوئی دانا آدمی جس کی نصیحت ہمیں راہ دکھا سکے، اُس کی خوشنودی پانا باعث برکت ہے؛ کوئی عظیم شخص جو ہماری مدد کر سکے، اُس کی خوشنودی حاصل کرنا بھی قیمتی ہے۔ کوئی چاہے گا کہ فرشتوں کی خوشنودی حاصل ہو، تاکہ وہ خوشی سے خدا کے حکم کی تعمیل کریں اور ہماری حفاظت کریں۔

لیکن ان سب سے کہیں برتر ہے خدا کی خوشنودی—اُس کی خوشنودی جس کی مرضی ہی قدرت ہے، جس کی خواہش ہی حقیقت ہے، جو محض چاہ لے تو وہی بھلا جو اُس نے چاہا، وہی حقیقت میں ہمارا بھلا بن جائے۔ اے کیا بلند برکت ہے خدا کی خوشنودی! اے عزیزو، ہمارا دل یہاں موجود ہر شخص کے لیے یہی تمنا رکھتا ہے، اور ہر ایماندار یہی اپنے بچوں کے لیے چاہتا ہے—یہی اپنے گھرانے کے لیے، یہی اپنے ہمسایہ کے لیے، یہی اپنے قوم کے لوگوں کے لیے۔ خدا کی خوشنودی تمہارے شامل حال ہو!

کیونکہ، اے عزیزو، اول تو یہ ہر برکت کا سرچشمہ ہے۔ ہر نیکی جو ہم تک پہنچتی ہے، وہ خدا کی خوشنودی ہی سے نکلتی ہے۔ ہر گزیدگی اُس کی نیک مرضی کے مطابق ہے۔ اُس نے ہمیں چُنا کیونکہ وہ ہمیں چُنا چاہتا تھا—کیونکہ اُس نے ہمارے لیے نیک مرضی رکھی۔ نجات اُسی خوشنودی سے پہونتی ہے۔ اور کیا چیز اُس کے علاوہ ہو سکتی ہے جس نے ایک نجات دہندہ کو ایسے نااہل لوگوں کے لیے دیا جیسے ہم ہیں؟ ہماری بلندی، جو ہمیں زندگی الہی میں بلاتی ہے، اُس کی خوشنودی کا کام ہے۔ اُس زندگی میں ہماری حفاظت، ہماری ترقی، اور ہر وہ برکت جس سے خدا اُس زندگی کو برکت بخشتا ہے—یہ سب اُس کی خوشنودی کے ثمرات ہیں۔

تمہیں کوئی ایک بھی برکت ایسی نہ ملے گی جو کسی استحقاق کی راہ سے ہمارے پاس آئی ہو۔ ہر نعمت کے بارے میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اُس کی شفقت اور اُس کی نرمی کی رحمت کے مطابق ہے۔ اُس نے ہمیں معاف کیا کیونکہ اُس کی ہم پر نیک مرضی تھی۔ اُس نے ہمیں ہماری گمراہیوں سے واپس لایا کیونکہ اُس کی خوشنودی ہم پر تھی۔ وہ ہمیں روزانہ پاک کرتا ہے، اور ہمیں نور کے مقدسوں کی میراث کے لیے لائق بناتا ہے، اور یہ سب اُس کی خوشنودی کے سبب سے ہے۔ ہم کس اور چیز کی طرف رجوع کریں جو عہد فضل کی بنیاد ہو؟ اور اُن تمام برکات کو جو اُس عہد میں ہمارے لیے رکھی گئی ہیں، کس اور چیز کی طرف منسوب کریں؟ یہ سب اُس کی خوشنودی کے مطابق ہے۔

پس جب کسی کے لیے یہ تمنا کرتے ہیں کہ اُس پر اُس کی خوشنودی ہو جو جھاڑی میں جلوہ افروز تھا، تو حقیقت میں ہم اُس کے لیے تمام رحمتوں کے سرچشمہ کی دعا کر رہے ہیں، ہم اُس کے لیے خدا کی نیکی اور محبت کے لامحدود، بے کنار اور غیر متغیر خزانے کی دعا کر رہے ہیں۔ یہ ایک جامع برکت ہے، اور کون ہے جو اُس کی بلندیوں اور گہرائیوں کو بیان کر سکے؟

خدا کی خوشنودی دیگر تمام برکتوں کو شیریں بھی بناتی ہے۔ یہ اُن کی بنیاد ہے، یہ اُن کی مٹھاس بھی ہے۔ جو کچھ خدا کی طرف سے ہم تک آتا ہے، وہ جب ہم یہ جان لیتے ہیں کہ یہ اُس کی خوشنودی کا ثمر ہے، تو اُس میں دوگنا فضل محسوس ہوتا ہے۔ روحانی برکات کو ہی لے لو، جو اپنی ذات میں اتنی بیش قیمت ہیں کہ اُن کی قدر و قیمت کوئی نہ جان سکے، مگر جب ہمیں معلوم ہو کہ یہ خدا کی محبت سے آئی ہیں، یہ سب اُس کے کرم کے نشان ہیں جو وہ اپنے لوگوں پر رکھتا ہے، تو اُن کی روشنی اور بڑھ جاتی ہے۔

اور حقیقت میں، اے بھائیو، روزمرہ زندگی کی ادنیٰ برکتیں ہمارے لیے اُس وقت زیادہ بابرکت ہو جاتی ہیں جب ہم جانتے ہیں کہ وہ اُس کی خوشنودی سے ہم تک پہنچی ہیں۔ جب تم روٹی کا ٹکڑا کاٹتے ہو، تو اُس کا ہر لقمہ اُس کی خوشنودی کی مٹھاس سے معمور ہوتا ہے۔ جب تم کل صبح اپنے لباس پہنو گے، خواہ وہ محنت و مشقت میں استعمال ہونے والے کپڑے ہی کیوں نہ ہوں، تب بھی وہ اُسی طرح خدا کی خوشنودی کی نشانیاں ہیں جیسے وہ چمڑے کے لباس جو اُس نے ہمارے پہلے والدین کو عطا کیے تھے۔

ہاں، اے عزیزو، آج رات یہاں بیٹھے ہوئے، یہ ہوا جو ہم سانس لیتے ہیں، یہ طاقت جو ہمیں سانس لینے کے قابل بناتی ہے، یہ صحت جو ہمیں عبادت کے گھر میں حاضر ہونے کی توفیق دیتی ہے، اور یہ مقدس جگہ، اور وہ کان جن سے ہم کلام کو سنتے ہیں، اور وہ بشارتیں جو ہمیں سنائی جاتی ہیں۔ یہ سب اُس کی خوشنودی سے ہیں، اور وہ اس لیے مزید شیریں معلوم ہوتی ہیں کیونکہ ہم اُن میں خدا کے فضل کو پہچانتے ہیں۔

اے! یہ کتنی خوفناک بات ہے کہ کسی کو دنیوی برکات تو ملیں مگر اُن کے ساتھ لعنت بھی ہو۔ میں نہیں جانتا کہ اس سے زیادہ لرزہ خیز آیت کون سی ہو سکتی ہے: ”میں تمہاری برکتوں کو لعنت میں بدل دوں گا۔“ اے! اگر خدا کسی چیز کو تلخ بنا دے، تو وہ کس قدر تلخ ہو گی! اگر وہ زندگی بخشنے والے برتن میں موت ملا دے، تو سوچو جب وہ اپنے ابدی غضب کا زہر نافرمانوں کے لیے تیار کرے گا تو وہ کیسا مہلک ہوگا! واقعی، برکتیں اُس وقت بے حد شیریں ہوتی ہیں جب وہ اُس کی محبت کے شہد میں بسی ہوں، مگر اگر وہ اُس کے غضب کے نمک سے مزین ہوں، تو کیا وہ ویسی ہی رہیں گی؟

پس شکرگزار بن، اے ایماندار، کیونکہ میں کہتا ہوں کہ یہاں تک کہ ہمارے امتحان بھی ہمیں خوشگوار معلوم ہونے لگتے ہیں جب ہم جان لیتے ہیں کہ وہ بھی اُس کی خوشنودی کے ثمرات ہیں۔ ہم ہمیشہ اپنے دل کو یہ یقین نہیں دلا سکتے کہ تادیب کی چھڑی ہمارے لیے بھلی چیز ہے، اور نہ ہی ہم ہمیشہ اپنی بے ایمانی کو اس بات پر راضی کر سکتے ہیں کہ ہمارے اندھیرے، بوجھل اور اداس لمحے درحقیقت ہمارے بھلے کے لیے ہیں، مگر وہ واقعی ایسے ہی ہیں، اور جب ہم سمجھ جائیں گے کہ وہ ہمارے لیے اُس کی خوشنودی کی بدولت بھیجے گئے ہیں۔ غصے میں نہیں، بلکہ محبت میں۔ تو ہمارا یقین بڑھ جائے گا۔ یہ محبت ہمیں ہمارے گناہوں سے نکالنے کے لیے ہے، یہ محبت ہمیں ہماری کمزوریوں سے آزاد کرنے کے لیے ہے، یہ محبت ہمیں بلند تر فیض کی حالت میں لانے کے لیے ہے، اور یہ محبت ہمیں اپنی طرف کھینچتی ہے یہاں تک کہ ہم اُسی کی مانند ہو جاتے ہیں۔

اب، غور کرو کہ یہ کیسی عظیم برکت ہے، کیونکہ یہ تمام برکات کا سرچشمہ ہے، اور تمام برکات کی مٹھاس ہے۔

مگر ایک اور بات کو بھی غور سے دیکھو۔ یہ تمام دیگر برکتوں سے برتر ہے۔ ”اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں جلوہ افروز تھا“ دنیا کی تمام برکتوں سے بڑی برکت ہے۔ بلکہ اگر میں کہوں کہ آسمان کی برکتوں سے بھی بڑھ کر! کیونکہ اے بھائیو، دنیا کی سب برکتیں اگر بغیر اس کے ہوں، تو وہ کچھ بھی نہیں، اور اگر وہ سب جاتی رہیں، اگر یہ تصور بھی ممکن ہو، اور صرف یہی برکت باقی رہے، تو ہمیں کسی چیز کے نقصان کا افسوس نہیں ہوگا، کیونکہ ہم سب کچھ خدا میں پائیں گے۔

کیا تمہیں اُس قدیم پریزگار کا قول یاد ہے؟ وہ پہلے دولتمند تھا، مگر پھر مفلس ہو گیا، مگر اُس نے کہا کہ اُسے زیادہ فرق محسوس نہ ہوا، کیونکہ جب وہ دولتمند تھا، تو اُس نے ہر چیز میں خدا کو پایا، اور جب وہ مفلس ہوا، تو اُس نے سب کچھ خدا میں پایا۔ شاید دوسرا درجہ پہلے سے بھی بلند ہے۔ اے جان من، اگر تُو فردوس میں ہو مگر خدا تیرے ساتھ نہ ہو، تو افسوس! مگر اگر اُتو قیدخانے میں ہو اور خدا تیرے ساتھ ہو، تو یہ خوشی اور برکت کی حالت ہے

یہ سب چیزیں بالآخر فنا ہو جائیں گی، جیسے جنگل کے پتے جو کچھ ہی عرصے میں مرجھا جاتے ہیں، مگر تُو، اے میرے خدا، زندگی کا وہ درخت ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا، اور تیرے سائے تلے میں ہمیشہ سکون پاؤں گا۔ میں تیرے سایہ میں خوشی سے بیٹھوں گا، اور میں ہمیشہ تیری نعمتوں سے سیراب ہوں گا، کیونکہ تیری میٹھے پھل میری روح کے لیے لذیذ ہیں۔ میں تجھ میں مسرت پاؤں گا، کیونکہ تیری خوشنودی ہر چیز سے بہتر ہے۔

اور اے تم جو ابھی تک اُس کی خوشنودی کے بغیر ہو، اگر تمہیں ہر چیز کھو کر بھی اُس کی خوشنودی حاصل ہو سکتی، تو تم نے فائدہ مند سودا کیا ہوتا! اگر تمہیں خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی آنکھوں کی بینائی کھونی پڑتی، اور اپنے کانوں کی سماعت سے دستبردار ہونا پڑتا، اور اپنے جسمانی و ذہنی قویٰ کو ترک کرنا پڑتا، اگر تمہیں اپنا گھر، اپنا ٹھکانہ، اپنے دوستوں کو کھونا پڑتا، تو تمہیں خوشی سے اور فوراً یہ سودا کر لینا چاہیے تھا، اور کہنا چاہیے تھا: ”مجھے خدا کی خوشنودی حاصل ہو، پھر وہ جو چاہے دے یا جو چاہے لے لے“

مگر یاد رکھو کہ تمہیں یہ سب کچھ کھونا نہیں پڑتا تاکہ خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ اگر تم اُس کی خوشنودی رکھتے ہو، تو تمہیں یہ نشان ملے گا کہ آیا تم اُس کے پیارے بیٹے میں دی گئی نعمت کو قبول کرتے ہو؟ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں، تو کیا تم مسیح کو اپنا لینے کے لیے تیار ہو؟ اگر تم ننگے، غریب، اور بدحال ہو، تو کیا تم اُسے اپنی پوشاک اور اپنی دولت بنانے کے لیے راضی ہو؟ اگر ایسا ہے، تو تمہارے پاس خدا کی مرضی ہے، تمہارے پاس خدا کی خوشنودی ہے، کیونکہ تمہارے پاس مسیح ہے، جو مجسم ہو کر ہمارے لیے خدا کی خوشنودی ہے۔ خدا ہم میں سے ہر ایک کو یہ برکت عطا کرے کہ ہم اُس کی خوشنودی میں شامل ہو جائیں۔ آمین!

II-

یہ برکت ایک نہایت منفرد صورت میں بیان کی گئی ہے۔

وہ فرماتا ہے، ”اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں جلوہ افروز تھا۔“ اور کیوں اُسے اس طرح بیان کیا گیا؟ کیا یہ اس لیے تھا کہ موسیٰ نے خدا کے اُس ظہور کو خاص مسرت کے ساتھ یاد کیا، کیونکہ یہ اُس کے لیے خدا کے پہلے ظہور کا لمحہ تھا؟ مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ موسیٰ کو پہلے بھی خدا کے ساتھ رفاقت نصیب ہوئی ہوگی، مگر ہم نہیں پڑھتے کہ اُسے اُس وقت تک کبھی الہی ذات کا ایسا ظہور ملا تھا جب تک وہ بیابان کے اُس کنارے حورب کے نزدیک نہ پہنچا۔ اور وہیں اُس نے خدا کو جلتی ہوئی جھاڑی میں جلوہ افروز دیکھا۔

اے عزیزو، ہم سب اپنی یادداشت میں سب سے زیادہ اہمیت کم از کم میں تو دیتا ہوں—اُس وقت کو دیتے ہیں جب خدا نے ہمیں پہلی بار اپنا جلوہ دکھایا۔ جب میں اُس قدیم حمد کے الفاظ کو یاد کرتا ہوں، تو میری آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں

”کیا تمہیں وہ جگہ یاد ہے، وہ مقدس مقام“
”جہاں یسوع نے تجھ سے ملاقات کی؟“

آہ! میں اُسے یاد کرتا ہوں، اور ہمیشہ یاد رکھوں گا جب تک یادداشت میرے پاس ہے۔ میں اور کچھ بھول سکتا ہوں، مگر اُس لمحے کو کبھی نہ بھولوں گا، اور اگرچہ مجھے تسلی دینے کے لیے خدا کے بے شمار ظہور نصیب ہوئے ہیں، پھر بھی وہ پہلا ظہور میرے لیے خاص دلکشی رکھتا ہے۔ اس میں کوئی تعجب نہیں کہ موسیٰ نے اپنے خدا کو اُس خدا کے طور پر یاد کیا ”جو“ جھاڑی میں جلوہ افروز تھا۔

کیا تم میں سے کچھ لوگوں کو اپنے اُن پہلے ایام کی یادیں نہیں جب تمہاری محبت کی شیریں بندھن تازہ تھے، اور جب یسوع کا ظہور تم پر چمکتا تھا؟ پس، دوسروں کے لیے بھی دعا کرو کہ خدا کی وہی خوشنودی جو تمہیں اُس باڑھ کے پیچھے، یا اُس کھیت میں، یا اُس گہرے گڑھے میں، یا تمہارے کمرے میں تمہارے بستر پر ظاہر ہوئی—وہی خوشنودی تمہارے عزیزوں اور دوستوں پر بھی برقرار رہے۔

کیا یہ بھی ممکن نہیں کہ موسیٰ نے اِس برکت میں اُس خاص واقعے کو اس لیے بیان کیا کیونکہ اُس موقع پر خدا نے خود کو اُس کے ساتھ عہد باندھنے والے خدا کے طور پر ظاہر کیا تھا؟ اُس نے جلتی ہوئی جھاڑی کو موسیٰ کے لیے ایک نشان کے طور پر رکھا تھا، اور وہ نشان پورا ہوا تھا، اور وہ بزرگ بندہ، اپنی زندگی کے آخری چالیس سالوں کو مکمل کرتے ہوئے، یاد کرتا تھا کہ خدا نے اُس سے اُس وقت وعدہ کیا تھا جب وہ اسی برس کا تھا، اور اب جب وہ ایک سو بیس سال کا ہے، خدا نے اُسے پورا کر دیا، وہ چالیس سال تک اُس کے ساتھ وفادار رہا۔

کیا ہمارے پاس بھی کچھ نشان اور عہد نہیں؟ کیا تمہارے پاس کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں خدا تم پر ظاہر ہوا اور کہا، ”یقیناً، میں تیرے ساتھ ہوں گا، اور تجھے اِس جگہ واپس لے آؤں گا؟“ کیا تمہارے دل میں ایسی کوئی یادیں نہیں جہاں ایک وفادار خدا نے تم سے وعدہ کیا اور اُسے پورا کیا؟ اگر ایسا ہے، تو ہر شخص اپنی حالت کو جانے گا، اور اگر وہ اپنے تجربے کے مطابق بات کرے، تو وہ دوسروں کے لیے برکت کی دعا کرے گا، جیسا کہ اُس نے خود خدا کی برکت کو محسوس کیا ہے۔

مجھے تعجب نہیں کہ جب موسیٰ نے خدا کو جلتی ہوئی جھاڑی کے نشان کو پورا کرتے دیکھا، اور جب وہ چاہتا تھا کہ خدا کی وہ خوشنودی جو وفادار اور عہد کو نبھانے والی ہو، یوسف پر اور اُس کے قبیلہ پر ٹھہرے، تو اُس نے کہا، ”اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں جلوہ افروز تھا۔“

مزید برآں، اُس وقت جھاڑی میں خدا نے خود کو عہد باندھنے والے خدا کے طور پر ظاہر کیا تھا۔ اُس نے یوں آغاز کیا، ”میں ابراہیم کا خدا، اور اسحاق کا خدا، اور یعقوب کا خدا ہوں۔“ وہ عہد کا خدا تھا۔ اے بھائیو، تم پر بھی عہد باندھنے والے خدا کی خوشنودی ہو! میں اکثر حیران ہوتا ہوں کہ وہ لوگ کیا کرتے ہیں جو فضل کے عہد کو نہیں جانتے۔ میرے نزدیک یہ سب سے عظیم تسلی کا سرچشمہ ہے جو خدا نے کھودا ہے—ایک ایسا عہد جو ہر پہلو میں مستحکم اور یقینی ہے۔ یہ داؤد کا سپہا تھا جب وہ اپنے بستر مرگ پر تھا، اور یہ زندگی کی جنگ میں خدا کے کئی داؤدوں کے لیے تسلی کا باعث ہے۔

میں آج رات پورے دل سے یہ چاہتا ہوں، اے عزیز دوستو، کہ تم خدا کی اُس خوشنودی کو نہ تلاش کرو جو مسیح کے بغیر مطلق العنان خدا کی ہو، بلکہ اُس کی مرضی کو تلاش کرو اور اُس میں خوش رہو جو تم سے مسیح یسوع میں، اُس کے ابدی محبت کے عہد میں، وفاداری سے وعدہ کر چکا ہے۔ شاید یہی ایک اور سبب تھا کہ موسیٰ نے اُسے اس طرح بیان کیا۔

اور شاید موسیٰ نے اُس جھاڑی کو اپنی بیداری کی جگہ کے طور پر دیکھا، جہاں اُسے ایک زیادہ سرگرم زندگی کے لیے بلایا گیا، اور اُس وقت سے وہ خدا کو ایک نئے رنگ میں دیکھنے لگا، جس طرح اُس نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اُس کا اپنا نام موسیٰ تھا، کیونکہ وہ پانی میں سے نکالا گیا تھا، مگر اب وہ اپنا نام بدل سکتا تھا، کیونکہ خدا نے اُسے آگ میں سے بلایا تھا۔ اب اُس نے آتشیں خدا کو دیکھا۔

آہ! کچھ ایماندار ایسے ہیں جو ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ انہوں نے دنیا کو ترک کر دیا ہوگا، جیسے موسیٰ نے کیا تھا جب اُس نے مسیح کی ملامت کو مصر کے خزانوں سے زیادہ دولت جانا۔ وہ بھی اُس بیابان میں پہنچ چکے ہوں گے جہاں موسیٰ تھا، وہ الگ ہو چکے ہیں، وہ تفکر کو عزیز رکھتے ہیں، اور خدا کے نزدیک رہتے ہیں، لیکن وہ کبھی خدمت کے لیے نہیں بلائے گئے۔ موسیٰ کی زندگی کے آخری چالیس سال اُس کی ساری حیات کا تاج تھے۔ چالیس سال جو اُس نے فرعون کے دربار میں گزارے، چالیس سال جو اُس نے بیابان میں گزارے، وہ سب اُسے اُن چالیس سالوں کے لیے تیار کر رہے تھے جو اُس نے خدا کی قوم کے ساتھ گزارے۔

مگر کچھ مسیحیوں نے اپنی زندگی کے اس آخری دور کا آغاز ہی نہیں کیا۔ کاش وہ کرتے! اور میں خوش ہوں گا اگر آج رات، خدا اپنے کسی خادم پر ظاہر ہو اور اُسے بُلا کر کہے، ”میں نے تجھے بلایا ہے کہ گنہگاروں کو مصر سے نکالے اور انہیں آزادی بخشے۔“ اگر کبھی خدا ایسا کرے، تو جب تم کسی پر برکت کی دعا کرو گے، تو یوں کہو گے، ”وہ خدا جس نے مجھے خوشخبری کی منادی کے لیے بلایا، وہ خدا جس نے مجھے اپنے خادم کے طور پر رہنمائی بخشی، وہ تمہارے ساتھ ہو۔“ اور اگر برکت اس انداز میں دی جائے، تو یہ بہت بابرکت ہوگی۔

مگر اب میں دوبارہ اُن الفاظ کی طرف آتا ہوں۔ موسیٰ کا مطلب کیا تھا؟ ہم دیکھتے ہیں کہ اُس نے یہ اصطلاح کیوں استعمال کی، مگر اُس کا مطلب کیا تھا جب اُس نے کہا، ”اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں جلوہ افروز تھا، تم پر ہو؟“ کیا اُس کا مطلب یہ نہ تھا، ”خدا کی عاجزی کی برکات تمہیں سرفراز کریں؟“ خدا کا جھاڑی میں سکونت فرمانا کیسی عاجزی تھی! اگر ابدی خدا دیودار کے درخت میں رہتا، تو یہ بھی ایک جھکاؤ ہوتا، مگر اُس کا ایک بے ترتیب، بے قیمت جھاڑی میں بسنا—آہ! یہ بے مثال ہے۔

آہ! اے عزیزو، کاش ہم میں سے ہر ایک جان لے کہ خدا کے ہم میں بسنے کی عاجزی کیا ہے۔ ہم تو اُس بنجر زمین کی جھاڑیوں کی مانند ہیں۔ ہم میں کچھ بھی نہیں جو ہمیں خدا کی رحمت کے لائق بنائے۔

ہم کیا ہیں، اور ہمارا باپ کا گھرانہ کیا ہے؟ خداوند ہم پر کیوں نظر کرے—شاید جس طرح ہم لیاقت میں کم ہیں، ہم اپنے آپ کو ناچیز جانتے ہیں، مگر حقیقت میں ہم اس سے بھی زیادہ کمزور اور پست ہیں؟

آہ! کاش خداوند تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اپنی شفقت کے مطابق برتاؤ کرے۔ وہ اپنی رحمت عاجزی کے ساتھ عطا فرمانے کا عادی ہے۔ ”اُس نے زوروروں کو اُن کے تختوں سے گرا دیا اور پستوں کو بلند کیا۔ اُس نے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے بھر دیا، مگر دولت مندوں کو خالی ہاتھ لوٹا دیا۔“ کاش وہ تمہارے ساتھ بھی اسی طرح پیش آئے، اور اگر وہ ایسا کرے، تو تم کس قدر سرفراز ہو گے، کیونکہ حورب کی وہ جھاڑی لبنان کے دیوداروں سے زیادہ جلالی تھی۔ وہ محض ایک جھاڑی تھی، مگر وہ جھاڑی جس میں خدا نے سکونت کی۔

اور تم بھی—تم کہو گے، "تیری نرمی نے مجھے سرفراز کیا۔ اُس نے فقیر کو خاکروبوں میں سے اٹھایا اور اُسے اُمت کے سرداروں کے ساتھ بٹھایا۔" فضل کا ایک قطرہ دنیا بھر کی ناموری سے زیادہ عزت بخشتا ہے۔ مسیح کی محبت کی ایک چنگاری اُس دل کو زیادہ معزز کرتی ہے جس میں وہ گرتی ہے، بجائے اس کے کہ وہ دل تمام عالم کی عزت و جاہ و حشمت میں لپٹا ہو۔

خدا کی محبت غریبوں کو حقیقی دولت مند بناتی ہے، چھوٹوں کو عظیم، حقیر سمجھے جانے والوں کو معزز، اور بے حقیقت کو زور آوروں کے درمیان بلند کرتی ہے۔

پس اے عزیزو، میں تمہارے لیے خدا کی اُس محبت کی تمنا کرتا ہوں جو سرفرازی بخشتی ہے—"اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں جلوہ افروز تھا۔" یا جیسا کہ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں، "اُس جھاڑی میں سکونت فرمانے والے شیکنہ کی خوشنودی۔" کیونکہ وہی شیکنہ جو کروبیوں کے پروں کے درمیان جلوہ افروز تھا، وہی آج بھی اُس کے فروتن اور شکستہ دلوں میں سکونت کرتا ہے۔

مگر موسیٰ کا مطلب اِس سے بھی زیادہ تھا۔ کیا وہ یہ نہ چاہتا تھا کہ یوسف کے قبیلہ پر خدا کی باطنی اور مخفی برکتیں نازل ہوں—"اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا"؟ کیسی عجیب سکونت تھی! کون سمجھ سکتا ہے کہ وہ خدا، جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے، کسی ایک جگہ پر کیسے ہوسکتا ہے؟ اور کون ہمیں بتا سکتا ہے کہ وہ، جو تمام وسعتوں سے بڑا ہے، ایک جھاڑی میں کیسے سکونت کرسکتا ہے—ایک جھاڑی میں؟ وہ جو آسمانوں کو بجلی سے روشن کرتا ہے، اور ستاروں کو فروزاں کرتا ہے، وہ نیچے آکر ایک جھاڑی کو اپنی الہی حضوری سے منور کر دیتا ہے! یہ ایک بھید ہے۔

آہ! کاش ہم میں سے ہر ایک اُس باطنی اور پُراسرار برکت کو جانے جو خدا کے سکونت پذیر رُوح کی حضوری میں ہے! کیا تم اُسے جانتے ہو؟ کیا تم اُسے پہچانتے ہو؟ آہ! عزیزو، جس طرح آگ جھاڑی میں تھی، کیا رُوح تم میں ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ وہ تم میں موجود ہے؟ اپنے آپ کو جانچو۔ اگر وہ تم میں ہے، تو کاش وہ تم میں ہمیشہ سکونت کرے، اور اگر وہ تم میں نہیں ہے، تو آہ! کاش اُس الہی آگ کی کچھ چنگاریاں ابھی تمہاری فطرت میں گر جائیں—کم از کم اتنی کہ تمہیں مزید کے لیے تڑپائیں، اور تمہیں اُس عظیم برکت کے لیے دعا اور آرزو کرنے پر مائل کریں جو رُوح خدا کی اندرونی سکونت ہے۔

قدیم زمانہ میں اِگنٹیئیس اپنے آپ کو "تھیوفورس" یعنی "خدا کا حامل" کہا کرتا تھا۔ درحقیقت، ہر ایماندار ایسا ہی ہے—خدا کا حامل۔ "میں اُن میں سکونت کروں گا اور اُن کے درمیان چلوں گا۔" میں اپنا رُوح تمہارے اندر ڈالوں گا، اور تم میرے راستہ پر چلو گے۔" بے شک موسیٰ کا یہی مطلب تھا—کم از کم اُس کے الفاظ میں اِس کا مفہوم پوشیدہ ہے۔ کاش تم اُس باطنی سکونت کو جان سکو، اور اُس سے حاصل ہونے والی برکتوں کو پا سکو۔

مزید برآں، کیا خدا کے بندہ کا یہ مطلب نہ تھا کہ وہ چاہتا تھا کہ یوسف کا قبیلہ الہی روشنی کی برکتیں حاصل کرے؟ "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" اِس کا مفہوم یہ بھی ہے کہ خدا نے جھاڑی کو آگ سے روشن کیا، اور وہ ایک منارہ بن گئی۔ اُس میں روشنی تھی، اُس نے روشنی کو منعکس کیا، اور وہ کثرت سے روشن ہوئی۔ وہ ایک تاریک جھاڑی تھی، مگر جب خدا اُس میں آیا، تو اُس نے موسیٰ کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی، حالانکہ وہ وقت دن کا معلوم ہوتا ہے۔ موسیٰ اپنی بھیڑوں کی نگہبانی کر رہا تھا، مگر یہ روشنی اتنی درخشاں تھی کہ اُس نے سورج کو بھی ماند کر دیا، اور موسیٰ کہنے لگا، ""میں پرے ہو کر اِس بڑے منظر کو دیکھوں گا۔

جھاڑی خود کوئی بڑا منظر نہ تھی، بلکہ خدا ہی تھا جس نے اُسے اتنا تابناک کر دیا کہ وہ ایک عجیب نظارہ بن گئی۔ اے عزیزو، کاش تم پر خدا کے رُوح کی روشنی ظاہر ہو تاکہ تم پر اُس کی سچائی منکشف ہو، اور کاش وہ روشنی تم میں اتنی روشن ہو کہ دیگر لوگ بھی اُسے دیکھیں، اور تمہارے وسیلہ سے خدا کی سچائی کو جانیں۔ پاک نوشتے ہمارے لیے کیا ہیں، جب تک خدا اُن پر اپنی روشنی نہ ڈالے؟ بائبل رات کی تاریکی میں کسی موڑ پر نصب ایک اشارہ کی مانند ہے۔ جب تک اُس کو پڑھنے کے لیے روشنی میسر نہ ہو، وہ اشارہ بے فائدہ ہے۔ ہمیں خدا کے رُوح کی ضرورت ہے جو نوشتوں پر روشنی ڈالے۔

اے خدا، ہمارے اندر آ، اور ہمیں اپنی روشنی عطا کر! ہمیں تیری ضرورت ہے۔ کاش یہ تیرے ہم پر مہربان ہونے کی نشانی ہو۔

لیکن یہ سب کچھ نہیں۔ یقیناً موسیٰ کا یہ بھی مطلب تھا کہ "خداوند تمہیں آزمائشوں کی برکت اور حفاظت کی برکت عطا کرے۔" کیونکہ اُس جھاڑی کی تمام شاخوں اور ٹہنیوں میں آگ دوڑ رہی تھی، ایک بھسم کرنے والی آگ، ایک ایسی آگ جو اُسے تنکے کی مانند جلا کر خاکستر کر سکتی تھی۔ مگر اُس آگ کی فطرت نہ صرف بھسم کرنے والی تھی بلکہ محفوظ رکھنے والی بھی تھی، اور خدا کی مہربانی سے وہ جھاڑی جلتے ہوئے بھی اُسی قدر محفوظ تھی جیسے پہلے تھی۔

اے عزیزو، میں تمہارے لیے یہ تمنا کرتا ہوں کہ جب بھی آزمائشوں کی آگ تم پر آئے، تو وہ تمہاری بدی اور بُری خواہشوں کو جلا ڈالے، مگر کاش خدا کرے کہ وہ تمہاری روحانی طبیعت کو نقصان نہ پہنچائے۔ وہ آگ بھسم کرنے کے ساتھ ساتھ محفوظ

رکھنے والی بھی ہو۔ ہم میں سے بعض اقرار کرتے ہیں کہ ہم اُس بھٹی میں رہے ہیں جب وہ بہت زیادہ گرم تھی۔ ہمیں دکھ کے راتیں اور جسمانی تکلیف کے دن دیے گئے، اور بعض اوقات ہم نے خود کو خدا کی حضوری سے خارج شدہ پایا، بلکہ گویا موت کے سایہ کی وادی کی گہرائیوں میں گرے ہوئے۔ مگر خدا—مبارک ہو اُس کا نام—اُس نے آگ بھیجی، اور وہ خود بھی ساتھ آیا، اور ہم خاکستر نہ ہوئے، بلکہ آج ہم عدالت اور رحمت کا یہ نغمہ گا سکتے ہیں۔

یہ مشترک گیت اُس جھاڑی میں بخوبی نمایاں ہوتا ہے جو جلتی تھی، مگر نہ جلی—جلتی تھی، مگر خاک نہ ہوئی۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تمہیں مصیبتوں سے مکمل رہائی ملے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اُس مصیبتوں کے ذریعے بادشاہی کے میراث میں داخل ہونے کے تجربہ سے محروم رہو۔ مگر میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں کہ جب وہ مصیبت آئے، تو جس خدا نے اُسے بھیجا ہے، وہ خود بھی تمہارے ساتھ ہو، تاکہ تم جلائے جاؤ، مگر خاک نہ ہو۔

اب میں اس عبارت کی مزید وضاحت میں نہ جاؤں گا، بلکہ پوری دلی سنجیدگی اور محبت کے ساتھ تمہارے لیے یہ دعا کرتا ہوں کہ "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" تمہارے ساتھ ہو! تمہارے گھروں میں اُس کی خوشنودی سکونت کرے۔ تمہارے گھر جیسے بھی ہوں، خدا وہاں تمہارے ساتھ ہو۔ اُس کی خوشنودی تمہارے شوہر، تمہاری بیوی، تمہارے بچوں، تمہارے نوکروں، تمہارے کاروبار، تمہارے کھیتوں، تمہارے جائیداد کے ساتھ ہو۔

وہ جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا، کیا وہ تمہارے چھوٹے سے کمرہ اور تنگ جگہ میں سکونت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوگا؟ اگر ایک جھاڑی اُس کی حضوری کا وسیلہ بن سکتی ہے، تو تمہارا ادنیٰ سا کمرہ بھی بن سکتا ہے۔ اگر ایک جھاڑی میں اُس کا جلوہ ظاہر ہو سکتا تھا، تو تمہارا بستر—ہاں، تمہارا بیمار بستر—بھی اُس کے جلال کا مظہر ہو سکتا ہے۔ اس پر ایمان رکھو کہ خدا کی خوشنودی تمہارے ہر کمرہ کو معطر کر سکتی ہے، تمہارے باہر جانے اور اندر آنے کو برکت دے سکتی ہے، اور تمہاری تمام راہوں کو یکساں طور پر برکت بخش سکتی ہے۔

!! اے عزیزو، میری تمنا ہے کہ "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" تمہارے ساتھ ہو، جہاں کہیں بھی تم ہو

کیا تم اس وقت موسیٰ کی مانند ہو، بیابان میں تنہا اور ویران؟ کیا تم اس بڑے شہر میں آ گئے ہو، اور ابھی تک تمہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے تم ایک سنسان بیابان میں ہو؟ کاش "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" تمہارے ساتھ ہو، اور کاش خدا اپنی حضوری کو تم پر ظاہر کرے، جیسے اُس نے حورب پر اپنے نبی پر ظاہر کیا تھا۔

شاید آج کے بعد تمہیں کسی آزمائش کے لیے بلایا جائے، جیسے موسیٰ فرعون کے سامنے کھڑا ہوا، اور بادشاہ کے قہر و غضب کا سامنا کیا۔ کاش تم اپنے دشمنوں کو لاجواب کرو اور خدا کے لیے بڑی قدرت سے کام کرنے والے بنو۔

ممکن ہے کہ خدا تمہیں اپنی خدمت میں کامیابی عطا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، اور موسیٰ کی مانند، تم اپنے لوگوں کو غلامی سے نکال کر رہائی دو۔

کاش "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" تمہیں کامیابی میں متواضع اور خوشحالی میں فروتن رکھے۔ شاید تمہارے آگے کوئی بڑی مشکل آن پڑے، جیسے بنی اسرائیل کے سامنے "فی بَحْرُ فُلُؤْم" کے قریب ہوئی تھی۔ تم بحرِ فُلُؤْم کے کنارے پہنچو گے، تمہارے دائیں بائیں سنگلاخ چٹانیں ہوں گی، اور تمہارے پیچھے دشمنوں کے لشکر پڑے ہوں گے۔ مگر کاش "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" اور جو موسیٰ کے ساتھ تھا، تمہارے ساتھ بھی اُس سخت آزمائش کے وقت ہو۔ کاش خداوند تمہیں بھی بحرِ فُلُؤْم میں سے ایسے گزارے، جیسے اُس نے اپنے لوگوں کو گلہ کی مانند گزارا۔

ممکن ہے کہ تمہیں بہت سی تکلیف دہ آزمائشوں کا سامنا ہو، جیسے موسیٰ کو اُن لوگوں کی طرف سے سہنا پڑا جن سے وہ محبت رکھتا تھا۔ وہ اُس پر سنگسار کرنے کی باتیں کرتے تھے، وہ خداوند سے اور اُس کے بندہ موسیٰ سے شکایت کرتے تھے۔ مگر کاش "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" تم پر سایہ کرے، تاکہ تم موسیٰ کی مانند حلیم بنو۔

ممکن ہے کہ تمہیں مسیحی خدمت کی ایک طویل زندگی عطا ہو۔ شاید چالیس برس تک تمہیں کسی قوم کو اپنے سینے سے لگائے رکھنا ہو اور انہیں خداوند کے لیے سنوارنا ہو۔ اے میرے بھائی جو خدمتِ خداوند میں ہو، میں تمہارے لیے یہ دعا کرتا ہوں کہ "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" تمہارے ساتھ ہو، تاکہ تم اس دشوار خدمت کو صبر اور قوت سے انجام دے سکو۔

شاید تمہاری رخصتی کا وقت قریب آ رہا ہو۔ بڑھاپا تم پر دیے پاؤں آ رہا ہو۔ کاش تم موسیٰ کی مانند دنیا سے جاؤ، لوگوں کو برکت دیتے ہوئے، اور کاش "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" تمہارے آخری لمحہ تک تمہارے ساتھ ہو۔ کاش تمہاری رُوح اپنے "فسگہ" پر چڑھ کر، "نبو" کی چوٹی سے اُس جلال کا نظارہ کرے جو عنقریب ظاہر ہونے والا ہے—اُن نہروں

کا جو دودھ اور شہد سے بہتی ہیں، اور اُس پاکیزہ ملک کا جس میں خداوند کی برکت ہے۔ کاش تمہیں وہ ملک نظر آئے، اُس کی سرحدیں لبنان تک دکھائی دیں، اور جب تمہاری رُوح جلال میں داخل ہونے کے لیے پرواز کرے، تب بھی "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" تمہارے ساتھ رہے۔

اے عزیزو، یہ برکت تم سب کے لیے تمنا کی گئی ہے، اور میں یہ صرف اپنی خواہش کے طور پر نہیں کہتا، بلکہ یہ خداوند کی "برکت ہے جو اُس کے سب خادموں کے لیے ہے۔" اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا تمہارے ساتھ رہے

—مگر افسوس! یہاں سب خدا کے خادم نہیں۔ پھر بھی، اُن کے لیے بھی میں

III.

تم سب کے لیے اِس برکت کے پورا ہونے کی بے قراری سے خواہش کرو

اے گناہگار، کاش آج رات وہ جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا، تجھے بُلا لے! موسیٰ نے کبھی اِس کا گمان نہ کیا تھا۔ وہ بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا، مگر ایک جلتی ہوئی جھاڑی اُسے اپنی طرف کھینچنے کے لیے کافی تھی۔ شاید یہ چند سادہ، کمزور، مگر محبت سے بھرپور الفاظ تیرے لیے اُس جھاڑی کی مانند ہوں۔ اور اگر نہیں، تو شاید تیرا کوئی گھریلو دُکھ ایک کانٹے دار جھاڑی کی مانند ہو جائے، جو تجھے خدا کی طرف متوجہ کرے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ایسا ہو، اور کاش خدا اُس جھاڑی میں موجود ہو۔

میں سچائی سے چاہتا ہوں کہ خدا کسی نہ کسی طرح تم بے پرواؤں سے کلام کرے اور تمہیں روک لے، کیونکہ تمہیں اُس کو جاننا ضروری ہے، ورنہ تم ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو جاؤ گے۔ اور کاش تم میں سے ہر ایک خداوند کے حضور فروتنی اختیار کرے، جیسے موسیٰ نے کی، کیونکہ اُس نے اپنے پاؤں سے جوتے اتار دیے، اِس احساس میں کہ وہ جس زمین پر کھڑا ہے وہ مقدس ہے، اور وہ خود ناپاک ہے۔ کاش تم بھی اپنی حالت کی سنگینی کو محسوس کرو—ایک مرتا ہوا انسان جو جلد ہی اپنے خالق سے ملنے والا ہے—ایک مجرم جو اپنے منصف کے روبرو کھڑا ہوگا—ایک مسیح کو رد کرنے والا جو جلد ہی مسیح کو اُس کے تخت پر دیکھے گا۔

اے جان، کاش تُو اپنی بے پروائی کو ترک کر دے اور اپنی غفلت کو چھوڑ کر دعا میں لگ جائے! اور جیسے جلتی ہوئی جھاڑی کے خداوند نے موسیٰ سے فرمایا کہ "میں نے اپنے لوگوں کی مصیبت دیکھی ہے"، کاش، اے گناہگار، جب تُو خدا کے حضور فروتنی سے کھڑا ہو، تو تُو بھی دیکھے کہ خدا تجھ پر ترس کھاتا ہے۔ کاش تُو مصلوب یسوع کی طرف نظر کرے اور دیکھے کہ وہ بھی ایک جلتی جھاڑی کی مانند تھا، جو خدا کے غضب سے جلا، مگر نابود نہ ہوا۔ اور جب تُو اُسے دیکھے، تو کاش تُو اُسے یہ کہتے سنے: "میں تیرے دکھوں کو جانتا ہوں، کیونکہ میں نے تیرے گناہ اُٹھا لیے اور تیری خطاؤں کو برداشت کیا۔" اور کاش! آج رات تُو اُسی میں سلامتی پائے

اوہ! اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ ویرانے کا کوئی کونا ہو، یا کسی عبادت گاہ کا کوئی پچھلا حصہ، یا نیچے کوئی تاریک جگہ—اگر آج رات تُو خدا کو پا لے، تو وہ تیرے لیے مبارک جگہ ہوگی! موسیٰ کبھی بھی اُس مقام کو نہیں بھول سکتا تھا جو "حورب" کے قریب تھا، اور نہ ہی تُو بھولے گا، اگر خداوند آج تجھ پر ظاہر ہو۔ اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مبلغ کون ہے، خواہ وہ صرف ایک جھاڑی کی مانند ہی کیوں نہ ہو، مگر وہ تیرے لیے خدا کا فرشتہ ثابت ہو سکتا ہے۔

خداوند تجھے توفیق دے کہ ایمان کے ذریعے ایسا ظہور تجھے حاصل ہو۔ کاش آج رات تُو مسیح کی طرف نظر کرے، کیونکہ اگر تُو نے ایسا نہ کیا، تو پھر تجھے خدا کو ایک بھسم کر دینے والی آگ کی مانند دیکھنا پڑے گا۔

اور اِس بات کو یاد رکھ: "خبردار، اے وہ لوگو جو خدا کو بھول جاتے ہو، ایسا نہ ہو کہ میں تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دوں، اور کوئی تمہیں چھڑانے والا نہ ہو!" کاش تمہیں اِس آیت کا مفہوم کبھی جاننے کی نوبت نہ آئے، بلکہ اِس کے برعکس، کاش "اُس کی خوشنودی جو جھاڑی میں سکونت کرتا تھا" تمہارے ساتھ ہو

آمین اور آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجین

خروج ۳

- "اور موسیٰ اپنے خُسر پترو جو مَدِیان کا کابن تھا کی بھیڑ بکریاں چراتا تھا اور وہ بھیڑ بکریوں کو بیابان کی پشت کی طرف ۱
"لے گیا اور خُدا کے پہاڑ یعنی حورب پر پہنچا۔"

موسیٰ کے لیے یہ کس قدر عظیم تبدیلی تھی کہ چالیس برس فرعون کے دربار میں گزارنے کے بعد اگلے چالیس سال بیابان میں بسر کرے۔ مگر یہ وقت ضائع نہ ہوا۔ یہ دونوں دور ضروری تھے تاکہ موسیٰ کو اُس عظیم زندگی کے لیے تیار کیا جا سکے جو اُس کے آخری چالیس سالوں میں مقدر تھی۔ اُسے شہزادہ بھی ہونا تھا اور چرواہا بھی، تاکہ وہ بنی اسرائیل کے لیے حاکم بھی ہو اور چرواہا بھی۔ اُسے تنہائی میں رہنا تھا، اپنے دل میں بہت سے رازوں پر غور کرنا تھا، اور اپنی کمزوری کو محسوس کرنا تھا۔ اور یہ اُس کے لیے وقت کا زیاں نہ تھا؛ بلکہ اُس کی تیاری تھی، اور وہ اپنے آخری چالیس سالوں میں زیادہ کام کرے گا، کیونکہ اُس نے پہلے دو چالیس سالوں میں تیاری کی۔ جیسے میدان جنگ میں جانے سے پہلے سپاہی کو اپنی زرہ بکتر پہنی ہوتی ہے، یا جیسے کائٹس سے پہلے درانتی کو تیز کیا جاتا ہے، ویسے ہی خدا کے خادم کے لیے بھی تیاری کا وقت بے کار نہیں جاتا۔

- "اور خُداوند کا فرشتہ جھاڑی کے بیچ آگ کے شعلہ میں اُسے دکھائی دیا اور اُس نے نگاہ کی اور دیکھا کہ جھاڑی جل رہی ہے ۲
"پر وہ بھسم نہیں ہوتی۔"

کیسا قریب معلوم ہوتا تھا خدا اُن زمانوں میں، جب وہ جھاڑی میں ظاہر ہوتا یا بلوط کے درخت کے نیچے بیٹھتا! مگر کیا وہ آج بھی ہمارے قریب نہیں؟ مسئلہ یہ نہیں کہ خدا دور ہے، بلکہ یہ ہے کہ ہم اُس کی حضوری کے لیے تیار نہیں۔ "مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خُدا کو دیکھیں گے۔" اگر ہماری آنکھیں پاک ہوتیں، تو ہم بھی خدا کے مشاہدہ میں کثرت پاتے۔

- "تب موسیٰ نے کہا، میں ذرا کنارے جا کر اس بڑے نظارے کو دیکھوں کہ یہ جھاڑی کیوں نہیں جلتی۔ اور جب خُداوند نے ۳-۵
دیکھا کہ وہ دیکھنے کو کنارے آیا تو خُدا نے جھاڑی کے بیچ سے اُسے پکارا اور کہا، موسیٰ! موسیٰ! اُس نے کہا، میں حاضر ہوں۔ تب اُس نے کہا، نزدیک نہ آ۔ اپنے پاؤں سے جوتے اُتار دے کیونکہ جس جگہ تُو کھڑا ہے وہ مُقدس زمین ہے۔"

خدا کو محض تجسس کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے، اور نہ ہی بے ادبی کے ساتھ اُس کے قریب جانا چاہیے۔ جو شخص قُتوس خدا سے ہمکلام ہونا چاہے، اُس کے لیے مقدس خوف مناسب ہے۔ انسان خدا کے ساتھ رفاقت کے لائق نہیں جب تک کہ وہ کچھ تیاری نہ کرے۔ کوئی نہ کوئی چیز ہے جسے اُتارنا ضروری ہے، تب ہی ہم خُداوند کے جلال کو دیکھ سکتے ہیں۔

- "پھر اُس نے کہا، میں تیرے باپ کا خُدا، ابراہام کا خُدا، اِصحاق کا خُدا اور یعقوب کا خُدا ہوں۔ اور موسیٰ نے اپنا مُنہ چُھپا لیا ۶
"کیونکہ وہ خُدا پر نگاہ کرنے سے ڈرتا تھا۔"

ایک طرف تو اُس زمانے کی یہ عام بات تھی کہ اگر کوئی شخص خدا کو دیکھ لے تو وہ مر جائے گا، مگر موسیٰ کے معاملے میں، یہ اُس کی خدا کی قُتوسیت اور اپنی ناپاکی کا شعور تھا جس نے اُسے ڈرا دیا۔ جو لوگ اپنے آپ کو کامل سمجھتے ہیں، وہ شاید گستاخی کریں اور دیکھنے کی جرات کریں، مگر جو حقیقی طور پر خدا کی حضوری کے لائق ہوتے ہیں، وہ موسیٰ کی مانند اپنے چہرے کو ڈھانپ لیتے ہیں، کیونکہ وہ خدا پر نگاہ کرنے سے ڈرتے ہیں۔

- "اور خُداوند نے کہا، میں نے مصر میں اپنی قوم کی مُصیبت بقینا دیکھی اور اُن کی فریاد سنی جو اُن کے بیگار لینے والوں ۷
"کے سبب سے ہے اور میں اُن کے دُکھوں سے واقف ہوں۔"

یہ آیت کس قدر حسین ہے! خدا نے دیکھا اور سنا، جیسے کہ اُن کے دُکھوں نے اُس کے دل تک پہنچنے کے دو راستے پال لیے۔ خدا اُنکھوں سے نہیں دیکھتا، اور نہ کانوں سے سنتا ہے جیسے ہم سنتے ہیں، مگر وہ انسانی انداز میں بیان کرتا ہے کہ "میں نے اُن کی مُصیبت دیکھی، میں نے اُن کی فریاد سنی"، اور پھر، جیسے اپنی ہمدردی کی تکمیل کا اظہار کرتا ہو، فرماتا ہے، "میں اُن کے دُکھوں سے واقف ہوں۔"

یہی حقیقت آج بھی ہم پر صادق آتی ہے، ہمارا خدا ہماری حالت جانتا ہے: "میں اُن کے دُکھوں سے واقف ہوں۔" جب خدا کسی کے دُکھوں کو جانتا ہے، تب ہی وہ عمل میں آتا ہے۔ وہ اپنے برگزیدوں کے مصائب کو دیکھ کر خاموش تماشائی نہیں رہتا، بلکہ اُس کا ہاتھ اُس کے دل کے ساتھ حرکت میں آتا ہے۔

- "اور میں اُتر آیا ہوں کہ اُن کو مصریوں کے ہاتھ سے چُھڑاؤں اور اُن کو اُس سرزمین سے نکال کر ایک ۸
اچھی اور وسیع زمین میں لے جاؤں، اُس زمین میں جو دودھ اور شہد بہتی ہے، یعنی کنعانیوں، حتیوں،
"اموریوں، فرزیوں، حویوں اور یبوسیوں کی جگہ۔"

اب دیکھو، بنی اسرائیل کی فریاد میرے حضور پہنچ گئی ہے۔ اور جب خُدا کے فرزند اُس کے حضور فریاد کرتے ہیں، تو یقین رکھو کہ کچھ ہونے کو ہے۔ جب باپ اپنے بچوں کی پُکار سُنتا ہے، جب ماں اپنے شیرِ خوار بچے کی چیخ سُنتی ہے، تو دیر نہیں لگتی کہ اُس کے دل اور ہاتھ میں حرکت آتی ہے۔

اے بھائیو! میں یقین رکھتا ہوں کہ انگلستان کی تاریخ میں ایسے انقلابات آچکے ہیں جو سراسر خُدا کے لوگوں کی دعاؤں کا نتیجہ تھے۔ ایسی غیر معمولی باتیں رونما ہوئی ہیں جنہیں محض تاریخ کا قاری نہیں سمجھ سکتا، مگر کچھ ایسے لوگ اب بھی زندہ ہیں جو دُعا میں خُدا کے حضور ٹھہرے رہتے ہیں، اور وہی تاریخ کی تشکیل کرتے ہیں۔ تاریخ وزیروں کے کمروں میں کم، مگر دُعاؤں کے خلوت خانوں میں زیادہ لکھی جاتی ہے۔ تخت کے پیچھے ایک بڑی قوت ہے جسے جسمانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی، اور وہ قوت خُدا کے فرزندوں کی فریاد ہے۔

- "پس اب دیکھ، بنی اسرائیل کی فریاد میرے حضور پہنچ گئی ہے، اور میں نے وہ ظلم بھی دیکھ لیا ہے ۹-۱۰ جو مصری اُن پر کرتے ہیں۔ سو اب آ، میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں تاکہ تُو میرے لوگوں بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے۔"

مجھے تعجب نہیں کہ موسیٰ کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں جب اُس نے سُنا کہ خُدا اُسے فرعون کے پاس بھیجنے کو ہے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کتنا کمزور اور نااہل ہے، اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہی فرعون اُس کی جان لینے کے درپے تھا۔ پھر بھی خُدا فرماتا ہے، "آ، میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں۔" یہی وہ فرعون تھا جس کے خلاف موسیٰ نے پہلے بنی اسرائیل کا ساتھ دیا تھا، اور اُسی قوم نے اُسے رد کر دیا تھا۔ مگر اب خُدا اُسے جُنتا ہے کہ وہ اسرائیل کو مصر سے نکالے۔

اے عزیزو! اُو ہم ہر ایک خدمت کے لیے تیار ہوں! اگر خُدا یہ فرمائے کہ وہ آسمان کی تعمیر زمین کے کمزور ترین اور ناتوان ترین لوگوں سے کرے گا، تو کیا ہمیں پیچھے ہٹنا چاہیے؟ نہیں! اُسے ہمارے ساتھ جو کچھ کرنا منظور ہو، کرے۔ کاش کہ ہمارے اندر وہ ایمان ہو جو ہماری کمزوری میں خُدا کی قوت کو آشکارا کرے!